مولانا محمد ابراہیم فانی

تعارف و تبصرہ کتب

کتاب : عالم نظام سیاست و اقتصاد اور افغانستان کی طالبان تحریک

مولف : استاد خالد محمود ضخامت : ۶۰۶ صفحات

قیمت : ۱۸۰ روپے ناشر : گوشہ علم و تحقیق المدینہ گارڈن مشید روڈ نمبر ۲ کراچی

سابقہ سوویت نے جب افغانستان میں اپنی فوجیں داخل کر کے بزعم خویش اس کی آزادی سلب کر لی اور اپنی طاقت و فوجی قوت کے گھمنڈ میں آکر دنیا کو یہ جتانے کی کوشش کی کہ اب گویا ہمارا افغانستان پر مکمل تسلط ہو گیا ہے۔ لیکن اس کے تصور اور حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ اس اقدام کا انجام سوویت یونین کا صفحہ ہستی سے بے نشان ہونے پر منتج ہوگا اور آج دنیا کے سامنے وہ عظیم ملک سوویت یونین سابق روس کے نام پ سمٹ گیا ہے۔ ۸۰ء سے لے کر ۲۰۰۰ء تک کی ان دو دہائیوں میں افغانستان میں کیا کیا انقلابات آئے اس کے ذکر کا نہ یہاں موقع ہے اور نہ ان محدود صفحات میں اسکی گنجائش ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ افغانستان کے حالات اور وہاں پر پے در پے انقلابات نے دنیا کی توجہ اس چھوٹے سے ملک کی طرف مبذول کرائی اور اسی طرح تاریخ و تحقیق اور ادب وغیرہ علوم و فنون پر کام کرنے والے اہل قلم حضرات نے بھی اس ملک کے متعلق اپنی کاوشیں تحریری شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیں۔ رفتہ رفتہ جب طالبان تحریک نے افغانستان پر خلافت اسلامیہ اور نظام اسلام کے نفاذ کا اعلان کیا تو اس ملک کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی یوں تو اس خطہ کے متعلق کافی کتابیں مضامین و مقالات ضخیم اور غیر ضخیم شکل میں آئی ہیں لیکن ان میں اکثر کتابوں اور مضامین کا انداز جذباتیت تک محدود ہے مگر زیر تبصرہ کتاب میں مولف نے موجودہ عالمی نظام کے تناظر میں اور افغانستان میں تحریک طالبان کے حوالے سے جو تحقیق اور جستجو کی ہے میرے خیال میں افغانستان کے حالات کے متعلق اور اس کی تاریخ پر ایسا مستند کام بہت کم ہوگا۔

استاد مولانا خالد محمود صاحب کی یہ کتاب افغانستان کی تاریخ جدید' سیاسیات' اقتصادیات' مذاہب اور آئین کا تدریجی ارتقاء اور مختلف جدید اور اہم مسائل کا مرقع ہے۔ کتاب کی ابتداء میں مولانا عامر طاسین صاحب نے جو تجزیہ پیش کیا ہے وہ انتہائی مختصر انداز میں کتاب کا ایک جامع خلاصہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس کتاب میں سب

سے اہم دورِ جدید کے بنیادی مسائل کے اعتبار سے ضروری وہ مباحث ہیں جن میں مولانا نے اقتصادی حب الوطنی اقتصادی خود کفالتی اور نظام معیشت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ کتاب میں زراعت 'صنعت' مالیات' جدید سائنسی تعلیم اور مغربی اقوام کی صنعتی بالادستی اروان سے نجات کا حقیقی اور واقعی حل جس انداز میں پیش کیا گیا ہے وہ قابل تعریف ستائش ہے اس ضمن میں نیو ورلڈ آرڈر اور اس کا تاریخی پس منظر بھی چشم کشا ہے۔

کتاب کل نو ۹ ابواب پر مشتمل ہے جس میں ہر باب کے عنوان کے متعلق انتہائی معلومات افزاء مباحث ہیں۔ باب اول طالبان تحریک کا پس منظر پیش منظر ایک تاریخی جائزہ۔ باب دوئم سیاسی اعلانات اور اس کے حوصلہ افزاء نتائج۔ باب سوئم مغربی طاقتوں کا تیسری دنیا اور مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ باب چہارم اسلام کی بنیادی تعلیمات اور دور جدید کے تقاضے۔ باب پنجم اقتصاد کے مسائل۔ باب ششم اقتصاد کا اثر انتظامیہ' عدلیہ' دفاع اور قومی خود مختاری پر۔ باب ہفتم اقتصادی حب الوطنی کے تقاضے۔ باب ہشتم اقتصادی بحالی کے منصوبے۔ باب نہم اقتصادی خود کفالتی کی اساسیات۔

ابواب کے اس اجمالی تعارف سے کتاب کی افادیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مولف نے کس عرق ریزی سے یہ حسین مرقع تیار کیا ہے اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ زیر نظر کتاب مولف کی ابتدائی کاوش ہے جو کہ یقیناً تصنیفی اور قلمی دنیا میں آپ کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔ تاریخ و تحقیق اور سیاسات عالم سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ کتاب ایک بہترین سوغات ہے اور بالخصوص تحریک طالبان افغانستان کو چاہیے کہ اس کتاب کو اپنے ہاں ترجمہ کرا کے نصاب تعلیم میں شامل کریں۔

کتاب : تفہیم الراوی فی شرح تقریب النووی　　مولف : مولانا فضل اللہ صاحب شامزئی

ضخامت : ۵۱۴ صفحات　　قیمت : درج نہیں　　ناشر : مکتبہ جامعہ فریدیہ اسلام آباد

شیخ الاسلام ابوذکریا محی الدین ابن شرف نوویؒ عظیم محدث علم حدیث کے شارح اور کئی وقیع کتابوں کے مصنف ہیں۔ علمی حلقوں میں آپ کا نام نامی محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے طلباء کی تفہیم اور تسہیل کی خاطر علم اصول حدیث میں التقریب و التیسر لمعرفة سنن البشیر والنذیر۔ حافظ ابن صلاح کی کتاب سے ملخص کیا ہے یہ علم اصول حدیث کی کتابوں میں جامع اور مہتمم بالشان کتاب ہے لیکن اختصار اور مغلق عبارات کی وجہ سے اس کے معانی پوشیدہ ہیں۔ اگرچہ علامہ سیوطیؒ نے اس کی تسہیل اور حل مطالب کی بھرپور کوشش کی ہے مگر تطویل کی وجہ سے اس کو وہ توجہ نہ دی گئی جس کی یہ کتاب مستحق ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ اس کی آسان مختصر عام فہم اور جامع شرح آجائے۔ چنانچہ مولانا فضل اللہ صاحب شامزئی استاذ حدیث جامعہ فریدیہ